بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۹ شہادت ۱۳۴۴ھش ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء	نمبر ۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۸ اپریل بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ــ ٥ ربوہ ۲۸ اپریل۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مطلع فرماتی ہیں کہ آپ کے بڑے بھائی عبد اللہ جان صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں اپریشن ہونے والا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے بموجب ان کے معدہ میں کینسر ہے۔ حضرت سیدہ موصوفہ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت سے درخواست کرتی ہیں کہ وہ مکرم عبد اللہ جان صاحب کے کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ موصوفہ خود بھی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت آپ کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔

ــ ٥ ربوہ ۲۸ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

محترم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری ایک عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آپ کو متواتر اکیس روز تک بخار رہا۔ بخار کے اترنے کے بعد کمزوری بے حد ہے اور چھاتی میں سخت درد کی تکلیف ہے۔ احباب اپنے اس مخلص اور خادم دین بھائی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرمائے اور انہیں صحت و عافیت والی لمبی زندگی دے۔ اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

ــ ٥ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"۔

(دائرہ صیغہ امانت تحریک جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں

ہر ایک جو تم میں سے سست ہو جائیگا جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے وہ اس کو عزت دیتا ہے جو اس کو بھی عزت دیتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱ مطبوعہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ را پریل ۶۵ء

اسلامی فرقوں کا اتحاد

اہلِ حدیث کانفرنس سیالکوٹ کے خطبہ صدارت میں صدر صاحب نے عیسائیوں کی تبلیغی مہم کے کوائف بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ :-

"کفر و الحاد کے اس ہولناک طوفان سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ تمام مسلمان بلا تفریق عقیدہ متحد اور منظم ہو کر اس سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ میں تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ اس عظیم الشان کام کے لئے اہلِ حدیث، دیوبندی کی بریلوی کی تفریق کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور دوسرے تمام اصلاحی کاموں کو چھوڑ کر صرف اس ایک کام پر تمام توجہ مرکوز کر دینی چاہیئے ورنہ ہمیں خدا کی آخری وعید کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

ولقد اھلکنا القرون
من قبلکم لما ظلموا
وجاءتھم رسلھم
بالبینٰت وما کانوا
لیؤمنوا کذالک نجزی
القوم المجرمین۔
(یونس پ۱۱)

سہ مٹ گئیں قومیں کی قومیں اپنی ہر کرتوت سے
کیا نہیں قصہ سُنا تم نے ثمود و عاد کا

حضرات! دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا تو ایک بڑی چیز ہے۔ اگر عالم یہ ہو کہ ہم تو اپنا تفرقہ بھی آج تک مٹا نہ سکے جس جماعت کا خمیر ہی جماعت کے موسس نے اصلاحِ عالم رکھا تھا۔ اس کا اس طرف سے تغافل اور اس جہادِ عظیم سے بے اعتنائی پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور نافرمانی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے دین پر ہر طرف سے یلغار ہو رہی ہو ۔۔۔ انگریزی میں مثل مشہور ہے کہ :-

"روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا"

بزرگانِ ملت! میں اللہ کے نام پر آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اب بھی آنکھیں کھولیں اور کروٹ بدلیں اور دین کی تبلیغ کے لئے میدانِ عمل میں نکل پڑیں کہ یہی وقت ہے جو پھر کبھی نہیں آئے گا۔"
(الاعتصام ۲۳ر اپریل ۱۹۶۵ء صفحہ ۹)

یہ بات تو ہر دردمند مسلمان شروع ہی سے کہتا آیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ صدر صاحب ذرا تفصیل کے ساتھ اتحاد بین المفرق کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے اور وہ تجاویز پیش کرتے جن سے ایسا اتحاد ممکن ہو سکتا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ مختلف فرقے اپنے اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں اور متحد ہو کر فتنہ عیسائیت کا مقابلہ کریں کافی نہیں ہے۔

یہ درست ہے کہ اگر تمام اسلامی فرقے یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیں کہ فتنہ عیسائیت کا مقابلہ کیا جائے تو وحدت مقصد ایک حد تک ان میں اتحاد کی وجہ بن سکتی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو سکتا تو یہ اتحاد آج سے ایک صدی پہلے ہو جاتا جب سے عیسائیت نے مشرق میں خاص کر برصغیر میں قدم رکھا ہے اسی وقت سے حساس دل اس کی غارت گری کو محسوس کر رہے ہیں۔ بہت سے دردمندوں نے اس فتنہ کے خلاف مؤثر کام بھی کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ افراد اور جماعتیں اپنی سعی و کوشش میں استقامت نہ پیدا کر سکیں سب متواتر کہتے تو یہی چلے آئے ہیں کہ یہ فتنہ عظیم ہے اور جب تک اس کا استیصال نہ ہو اسلام پنپ نہیں سکتا مگر ہوا یہی کہ کوئی دو قدم اور کوئی چار قدم چل کر رہ گیا۔

اگر دلوں میں واقعی بیداری پیدا ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اچھی بات ہو سکتی ہے مگر خود صدر صاحب کے آخری الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ جماعت اہلِ حدیث جیسی تنظیم بھی خواب غفلت میں پڑی چلی آ رہی ہے۔ اور آپ کے قول کے مطابق حالت وہی ہے جو اس جملہ میں بیان کی گئی ہے کہ "روم جل رہا تھا اور نیرو بانسری بجا رہا تھا"

اس لئے غور طلب امر یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ کیونکہ مسلمان اس ایک معاملہ میں بھی اتحاد نہیں کر سکے۔ کہنے کو تو بڑی بڑی باتیں کہہ لی جاتی ہیں مگر عملاً کوئی کام نہیں ہوتا۔ بے شک بعض مسلمانوں نے عیسائیت کے متعلق کتابیں لکھی ہیں اور اسلام پر پادریوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے مگر یہ فتنہ بڑھتا ہی چلا گیا ہے اور آج پاکستان بھی تبلیغ عیسائیت کو وہ عروج حاصل ہے جس کی تفصیل صدر صاحب نے بیان کی ہے۔

ہم اس کی اصل وجوہات کے متعلق یہاں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ دیکھیں کہ قرآن کریم اس میں ہماری مدد کیا کرتا ہے۔ اس بات کو جاننے کے لئے ہمیں سورۂ صف کا شروع سے لے کر آخر تک مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ پاک میں بڑی وضاحت سے عیسائیت کے فتنہ اور مسلمانوں کی بیماری اور اس کا علاج بیان کر دیا ہے۔ پہلے تو اتحاد کی بات کو ہی لیجئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

یاایّھا الّذین اٰمنوا لم
تقولون مالا تفعلون
کبر مقتًا عند اللہ ان
تقولوا مالا تفعلون۔
انّ اللہ یحبّ الّذین
یقاتلون فی سبیلہٖ
صفًّا کانّھم بنیانٌ
مّرصوص۔

اس سورہ میں بار بار یاایّھا الّذین اٰمنوا کہہ کر خطاب کیا گیا ہے اور ایک دفعہ بھی یاایّھا النّاس نہیں کہا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں اس سورہ میں کہی گئی ہیں وہ ایسے مسلمانوں سے کہی گئی ہیں جو بگڑ چکے ہیں جنہوں نے اسلام کو عملاً چھوڑ دیا ہے۔ ایسے مسلمانوں کی مثال اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے کردار سے دی ہے۔ ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کو گمراہی سے بچانے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اسی طرح امتِ محمدیہ کو اس پستی سے نکالنے کے لئے مثیلِ مسیح مبعوث کئے جائیں گے۔

سورۂ صف کو آخر تک پڑھتے چلے جائیے اور دیکھئے بات کس طرح آئینہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ سورۂ کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں :-

یٰاایّھا الّذین اٰمنوا
کونوا انصار اللہ کما
قال عیسی ابن مریم
للحواریّن من انصاری
الی اللہ قال الحواریّون
نحن انصار اللہ۔

صرف و نحو یا لغات کی باریکیاں نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے انصار اللہ بننے کا وعدہ اور اعلان کیا تھا اسی طرح اس زمانے کے مسلمانوں کو از سرِ نو وعدہ اور اعلان کرنا چاہیئے۔ اب جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وجود وعدہ اور اعلان کے لئے ضروری تھا سنت اللہ کے مطابق امتِ محمدیہ میں بھی کوئی ایسا وجود ہونا چاہیئے جس کے گرد مسلمان جمع ہو جائیں اور از سرِ نو وہی وعدہ اور اعلان کریں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حواریوں نے کیا تھا۔

احباب جماعت کی توجہ کیلئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۷ / ۴ / ۶۵ سے کھل چکا ہے تعلیمی کام باقاعدگی سے شروع ہو چکا ہے۔ جو لڑکے اس سکول میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں انہیں جلد از جلد داخل ہو کر اس تعلیمی دوڑ میں شامل ہو جانا چاہیئے ورنہ بعد میں پیچھے رہ جانے سے تعلیمی کمی پوری کرنا نہایت مشکل ہو جائے گا۔ سکول ہذا میں عام تعلیمی نصاب کے انتظام کے علاوہ دینی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام ہے جس سے اپنی جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے اور شروع سال سے ہی لڑکوں کو بھجوانے کی طرف توجہ مبذول فرمانی چاہیئے۔

سکول کے ساتھ ملحقہ بورڈنگ ہوس میں طلباء کے لئے پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کے علاوہ دینی مسائل سے علمی اور عملی واقفیت طلباء کی استطاعت کے مطابق ہر ممکن طریق سے کرائی جاتی ہے صدر انجمن احمدیہ اس انتظام پر ایک معقول رقم خرچ کر رہی ہے اس لئے احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ قوم کی آئندہ نسل میں روحانی جذبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے اور اپنے زیر اثر بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ ادارہ میں بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کا ثبوت دیں گے۔

وما توفیقی الّا باللہ

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس)

فضل عمر مسجد ہمبرگ میں عید الاضحیہ کی کامیاب تقریب

جرمن ۔ ٹرکی ۔ مغربی افریقہ ۔ افغانستان ۔ الجزائر ۔ ہندوستان پاکستان اور دیگر متعدد ممالک کے مسلمانوں کا فقید المثال اجتماع

پریس اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اشاعت اسلام

مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب واقف زندگی ہمبرگ جرمنی بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

امسال عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب فضل عمر مسجد ہمبرگ میں ۱۲ اپریل کو اسلامی روایات کے شان شایان پورے اہتمام اور وقار کے ساتھ منائی گئی۔

تیاری عید الاضحیہ

عید الاضحیہ کی تیاری کا کام اس دفعہ ایک ماہ قبل شروع کیا گیا ... دعوت نامے ٹرکش زبان میں اور ۵۰۰ جرمن زبان میں طبع کروا کر بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ ترک ہمبرگ میں ایک بھاری تعداد میں موجود ہیں اور جہاں جہاں وہ کام کرتے ہیں وہاں کے اداروں کے ذریعہ وسیع طور پر دعوت نامے پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح تمام اخبارات کو خطوط لکھے۔ ٹیلی ویژن کے افسر متعلقہ سے عید الاضحیہ کی اہمیت کے بارہ میں گفتگو کی۔

میرا انٹرویو

عید سے دو ہفتہ قبل D.P.A (جرمن نیوز ایجنسی) نے خاکسار کا انٹرویو لیا۔ اس انٹرویو میں خاکسار نے احمدیہ جرمن مشن کی اہمیت۔ یورپ میں جماعت کے ذریعہ اسلام کی کامیاب تبلیغی مساعی کو پیش کیا۔ اس انٹرویو کا عملی طور پر بفضلہ تعالیٰ یہ فائدہ ہوا کہ اخبارات میں عید سے قبل اس کا چرچا ہو گیا۔ چنانچہ ہمبرگ کے ایک اہم علمی اخبار DIE WELT نے عید کے روز اپنے ایڈیٹوریل کالم میں Hamburg Today کے تحت اہم خبروں میں ہماری عید کی تقریب کا اعلان شائع کیا۔

نماز عید

اس دفعہ ہم نے مسجد کے علاوہ لیکچر روم کو بھی پوری طرح خالی کر دیا۔ اسی طرح دفتر کے کمرہ کو بھی نماز کے لئے جگہ کا انتظام کر دیا اگرچہ نماز کا وقت ½۱۰ بجے مقرر تھا مگر نماز پڑھنے والے احباب ۷ بجے ہی آنے شروع ہو گئے۔ ان احباب نے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی میں وقت گزارا ۱۰ بجے تک مسجد اور لیکچر روم نمازیوں سے بھر گئے۔ نائیجیریا اور مغربی افریقہ کے دوسرے علاقوں کے مسلمان بھاری تعداد میں دور دراز علاقوں سے نماز کے لئے تشریف لائے مستورات نے دفتر میں نماز ادا کی۔ بفضلہ تعالیٰ مسجد اور لیکچر روم نمازیوں سے پُر تھے جرمن احمدیوں کے علاوہ ٹرکی۔ پاکستان۔ ہندوستان۔ افغانستان۔ مغربی افریقہ الجزائر اور دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان شامل ہوئے۔ مسجد میں تمام اسلامی ممالک کے مسلمانوں کا یہ فقید المثال اجتماع بہت ایمان افروز تھا۔ اور بزبان حال یہ گواہی دے رہا تھا کہ اس زمانہ میں اشاعت اسلام کا کام بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ پوری کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نماز کے بعد احباب کی کافی کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اور بعد دوپہر چیدہ چیدہ مہمانوں کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا اگرچہ اس دفعہ سوموار کا روز تھا جو مشغول ترین دن ہوتا ہے پھر بھی احباب نے پوری محنت کے ساتھ رخصت حاصل کی اور ایک بھاری تعداد میں شمولیت اختیار کر کے قربانی کا مظاہرہ کیا۔

خاکسار نے ½۱۰ بجے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا اس دوران میں پریس کے تین نمائندے فوٹو لیتے رہے۔ اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے بھی اپنی کارروائی مکمل کی۔ نماز کے بعد خاکسار نے پہلے جرمن زبان میں خطبہ دیا۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور اس قربانی کے نتیجہ میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو ابراہیمی دعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے ہوئے دلائل کے ذریعہ ثابت کیا۔ کہ اسلام ایک عالمگیر و زندہ مذہب ہے۔ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ذکر کر کے بتایا کہ اسلام اب پھر انشاء اللہ دنیا پر غالب آئے گا۔ اور دنیا ایک دفعہ پھر امن وصلح اور رواداری کا گہوارہ بنے گی۔ چونکہ افریقن مسلمان جرمن نہ جانتے تھے۔ اس لئے خاکسار نے انگریزی زبان میں بھی خطبہ دیا۔ اور اسلامی مساوات وداداری کو واضح طور پر پیش کیا۔ اور حضرت بلال رضؓ۔ حضرت زیدؓ۔ حضرت اسامہؓ اور دیگر حبشی صحابہ کرامؓ کے مقام اور پھر ان کی قربانیوں کو واضح طور پر پیش کیا گیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ اس زمانہ میں افریقہ کے ممالک نے اسلامی مساوات اور رواداری کو اپنایا ہے۔ اس لئے اسلام ان ممالک میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

ٹیلی ویژن

عید کے روز شام کے ساڑھے سات بجے ٹیلی ویژن پر بفضلہ تعالیٰ عید کی تقریب نشر کی گئی۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تصویری رنگ میں کس طرح تمام جرمنی کے کونہ کونہ تک ہماری مسجد کا ذکر اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے پہنچا دیا۔ یہ بہت اہم پروگرام ہوتا ہے ـــ اور جرمن کے اکثر لوگ یہ پروگرام شوق سے دیکھتے ہیں۔ نماز کی حالت کی تصاویر دکھاتے ہوئے نامہ نگار نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حج کی نماز کے بعد ہمبرگ میں مقیم مسلمان فضل عمر مسجد میں اپنے خدا کے حضور سجدات شکر بجا لا رہے ہیں۔

اخبارات میں ذکر

اوپر اخبارات میں عید کے ذکر کے بارہ میں عرض کر چکا ہوں۔ آخر میں ہمبرگ کی ایک اہم ترین اخبار BILD ZEITUNG کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ اس کی کل اشاعت چار ملین یعنی چالیس لاکھ ہے۔ یہ اخبار جرمن کے تمام شہروں قصبوں اور دیہاتوں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۳ اپریل میں نماز کے بعد دعا کی حالت کی فوٹو شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حج کی نماز ادا کرنے کے بعد فضل عمر مسجد میں اسلامی ممالک کے مسلمان بالخصوص افریقن مسلمان اپنے عقیدت کے جذبات خدا کے سامنے پیش کرتے ہوئے شکریہ کے طور پر دعا کر رہے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور اسلام واحمدیت کی اشاعت کے سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔

انسان کو چاہیئے کہ ہر قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہوں کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۷۵)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۵ء

اِسلامی فرقوں کا اِتحاد

اہلِ حدیث کانفرنس سیالکوٹ کے خطبہ صدارت میں صدر صاحب نے عیسائیوں کی تبلیغی مہم کے کوائف بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ:-

"کفر و الحاد کے اس ہولناک طوفان سے بچنے کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ تمام مسلمان بلا تفریق عقیدہ متحد اور منظم ہو کر اس سیلاب کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ میں تو یہاں تک کہنے کو تیار ہوں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ اس عظیم الشان کام کے لئے اہلِ حدیث، دیوبندی، بریلوی کی تفریق کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور دوسرے تمام اصلاحی کاموں کو چھوڑ کر صرف اس ایک کام پر تمام توجہ مرکوز کر دینی چاہیئے ورنہ ہمیں خدا کی آخری وعید کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

ولقد اھلکنا القرون
من قبلکم لما ظلموا
وجاءتھم رسلھم
بالبینٰت وما کانوا
لیؤمنوا کذٰلک نجزی
القوم المجرمین۔
(یونس پ۱۱)

سو مٹ گئیں قومیں کی قومیں اپنی ہر کرتوت سے
کیا نہیں قصہ سنا تم نے ثمود و عاد کا

حضرات! دوسری جماعتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا تو ایک بڑی چیز ہے۔ واویلا یہ ہے کہ ہم تو اپنا تفرقہ بھی آج تک مٹا نہ سکے جس جماعت کا خمیر ہی جماعت کے یوں نے اصلاحِ عالم رکھا تھا۔ اس کا اس طرف سے تغافل اور اس جہادِ عظیم سے لاتعلقی پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ اس سے بڑھ کر ظلم اور نافرمانی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا کے دین پر ہر طرف سے بم باری ہو رہی ہو ــــ انگریزی میں مثل مشہور ہے کہ:۔

"روم جل رہا تھا اور نیرو باہر بین بجا رہا تھا"

بزرگانِ ملت! میں اللہ کے نام پر آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اب بھی آنکھیں کھولیں اور کروٹ بدلیں اور دین کی تبلیغ کے لئے میدانِ عمل میں نکل پڑیں کہ یہی وقت ہے جو پھر کبھی نہیں آئے گا"

(الاعتصام ۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء ص۹)

یہ بات تو ہر دردمند مسلمان شروع ہی سے کہتا آیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ صدر صاحب ذرا تفصیل کے ساتھ اتحاد بین الفرق کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے اور وہ تجاویز پیش کرتے جن سے ایسا اتحاد ممکن ہو سکتا ہے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ مختلف فرقے اپنے اختلافات کو پسِ پشت ڈال دیں اور متحد ہو کر فتنہ عیسائیت کا مقابلہ کریں کافی نہیں ہے۔

یہ درست ہے کہ اگر تمام اسلامی فرقے یہی ایک مقصد اپنے سامنے رکھ لیں کہ فتنہ عیسائیت کا مقابلہ کیا جائے تو وحدتِ مقصد ایک حد تک ان میں اتحاد کی وجہ بن سکتی ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو سکتا تو ایسا اتحاد آج سے ایک صدی پہلے ہو جاتا جب سے عیسائیت نے مشرق میں خاص کر برصغیر میں قدم رکھا ہے اسی وقت سے حساس دل اس کی غارت گری کو محسوس کر رہے ہیں۔ بہت سے دردمندوں نے اس فتنہ کے خلاف مؤثر کام بھی کیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ افراد اور جماعتیں اپنی سعی و کوشش میں استقامت نہ پیدا کر سکیں سب متواتر کہتے تو یہی چلے آئے ہیں کہ یہ فتنہ عظیم ہے اور جب تک اس کا استیصال نہ ہو اسلام پنپ نہیں سکتا مگر ہوا یہی کہ کوئی دو قدم اور کوئی چار قدم چل کر رہ گیا۔

اگر دلوں میں واقعی بیداری پیدا ہو جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اچھی بات ہو سکتی ہے مگر خود صدر صاحب کے آخری الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ جماعت اہلِ حدیث جیسی تنظیم بھی خوابِ غفلت میں پڑی چلی آ رہی ہے۔ اور آپ کے قول کے مطابق حالت وہی ہے جو اس جملہ میں بیان کی گئی ہے کہ "روم جل رہا تھا اور نیرو باہر بین بجا رہا تھا"

اس لئے غور طلب امر یہ ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ کیونکہ مسلمان اس ایک معاملہ میں بھی اتحاد نہیں کر سکے۔ کہنے کو تو بڑی بڑی باتیں کہہ لی جاتی ہیں مگر عملاً کوئی کام نہیں ہوتا۔ بے شک بعض مسلمانوں نے عیسائیت کے متعلق کتابیں لکھی ہیں اور اسلام پر پادریوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے مگر یہ فتنہ بڑھتا ہی چلا گیا ہے اور آج پاکستان بھی تبلیغ عیسائیت کو وہ عروج حاصل ہے جس کی تفصیل صدر صاحب نے بیان کی ہے۔

ہم اس کی اصل وجوہات کے متعلق یہاں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ دیکھیں کہ قرآن کریم اس میں ہماری مدد کیا کرتا ہے۔ اس بات کو جاننے کے لئے ہمیں سورۂ صف کا شروع سے لے کر آخر تک مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ پاک میں بڑی وضاحت سے عیسائیت کے فتنہ اور مسلمانوں کی بیماری اور اس کا علاج بیان کر دیا ہے۔ پہلے تو اتحاد کی بات کو ہی لیجئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یاایھا الذین اٰمنوا لم
تقولون مالا تفعلون
کبر مقتاً عند اللہ ان
تقولوا مالا تفعلون۔
ان اللہ یحب الذین
یقاتلون فی سبیلہ
صفاً کانھم بنیانٌ
مّرصوص۔

اس سورہ میں بار بار یاایھا الذین اٰمنوا کہہ کر خطاب کیا گیا ہے اور ایک دفعہ بھی یاایھا الناس نہیں کہا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں اس سورہ میں کہی گئی ہیں وہ ایسے مسلمانوں سے کہی گئی ہیں جو بگڑ چکے ہیں جنہوں نے اسلام کو عملاً چھوڑ دیا ہے۔ ایسے مسلمانوں کی مثال اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے کردار سے دی ہے۔ ساتھ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کو گمراہی سے بچانے کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام اسرائیل میں مبعوث ہوئے تھے اسی طرح امتِ محمدیہ کو اس پستی سے نکالنے کے لئے مثیلِ مسیح مبعوث کئے جائیں گے۔

سورۂ صف کو آخر تک پڑھتے چلے جائیے اور دیکھئے بات کس طرح آئینہ ہوتی چلی جاتی ہے۔ سورۂ کے آخری الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

یاایھا الذین اٰمنوا
کونوا انصار اللہ کما
قال عیسیٰ ابن مریم
للحواریّن من انصاری
الی اللہ۔ قال الحواریّون
نحن انصار اللہ۔

صرف و نحو یا لغات کی باریکیاں نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح صاف صاف لفظوں میں بتا دیا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے انصار اللہ بننے کا وعدہ اور اعلان کیا تھا اسی طرح اس زمانے کے مسلمانوں کو از سرِ نو وعدہ اور اعلان کرنا چاہیئے۔ اب جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وجود وعدہ اور اعلان کے لئے ضروری تھا سنت اللہ کے مطابق امتِ محمدیہ میں بھی کوئی ایسا وجود ہونا چاہیئے جس کے گرد مسلمان جمع ہو جائیں اور از سرِ نو وہی وعدہ اور اعلان کریں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے حواریوں نے کیا تھا۔

احباب جماعت کی توجہ کیلئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول ۱۷ ؍ ۴ ؍ ۶۵ سے کھل چکا ہے تعلیمی کام باقاعدگی سے شروع ہو چکا ہے۔ جو لڑکے اس سکول میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں انہیں جلد از جلد داخل ہو کر اس تعلیمی دوڑ میں شامل ہو جانا چاہیئے ورنہ بعد میں پیچھے رہ جانے سے تعلیمی کمی پوری کرنا نہایت مشکل ہو جائے گا سکول ہذا میں عام تعلیمی نصاب کے انتظام کے علاوہ دینی تعلیم و تربیت کا خاص انتظام ہے جس سے اپنی جماعت کے احباب کو زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے اور شروع سال سے ہی لڑکوں کو بھجوانے کی طرف توجہ مبذول فرمانی چاہیئے۔

سکول کے ساتھ ملحقہ بورڈنگ ہوس میں طلباء کے لئے پانچ وقت باجماعت نماز ادا کرنے کے علاوہ دینی مسائل سے علمی اور عملی واقفیت طلباء کی استطاعت کے مطابق ہر ممکن طریق سے کرائی جاتی ہے صدر انجمن احمدیہ اس انتظام پر ایک معقول رقم خرچ کر رہی ہے اس لئے احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ قوم کی آئندہ نسل میں روحانی جذبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے اور اپنے زیرِ اثر بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ ادارہ میں بھجوا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کا ثبوت دیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ

(سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس)

جنت کیا ہے؟ یہی امن و خوشی اور نفع رسانی کی زندگی، یہ گویا دنیا ہی میں جنت ہے۔ جو شخص نفس کو پاک و صاف کرتا ہے اور اسے بدخواہشات سے روکتا ہے۔ اُس کے لئے دنیا ہی میں جنت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی
فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰی۔

(نازعات۔ ع ۲)

یعنی جو شخص اپنے رب کے سامنے اعمال کی جوابدہی کا ڈر رکھتا ہے اور اپنے نفس کو بدخواہشات سے روکتا ہے تو یاد رکھو کہ اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔

یعنی جو شخص اپنے رب کے سامنے اعمال کی جوابدہی کا خوف رکھتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ یعنی ایک دنیا کی جنت ہے۔ دوسری اُخرت کی۔ یہ دنیا کی جنت کیا ہے؟ یہی بدخواہشات سے بچنے اور نفع رسانی کی زندگی۔ جس سے امن و خوشی کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ اور انسان کا نام دنیا میں زندہ رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو امن و خوشی کی یہی جنتی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین ۔

معجزہ شق القمر کے متعلق ایک ہندو راجہ کا اعتراف

معجزہ شق القمر سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اس کی ایک روحانی تعبیر بھی تھی جو مستقبل سے تعلق رکھنے والی تھی جس سے یہ مراد تھی کہ عرب قوم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر شکست کھائے گی۔ اور ان پر زوال آجائے گا قرآن مجید نے اس معجزہ کا بھی ذکر فرمایا ہے اور اس تعبیر کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ایک ہندو راجہ نے ہندوستان میں اس معجزہ کا نظارہ کیا تھا۔ اس بیان کی تائید اس نوٹ سے ہوتی ہے جو روزنامہ حریت کراچی میں "ساحل ہند پر پہلا قدم" کے عنوان سے شایع ہوا۔ اس مضمون کا متعلقہ حصہ حسب ذیل ہے:۔

"جنوبی ہند کا مغربی ساحل ناریل او رتاڑ کے لانبے لانبے درختوں کی وجہ سے نارجیلستان کہلاتا ہے۔ نہ معلوم کتنی صدیوں سے سمندر کی لہریں اس کے چپٹے ساحل سے ٹکراتی رہی ہیں اور ان اونچی نیچی لہروں پر ڈولتے ہوئے چھوٹے چھوٹے بادبانی جہاز اس ساحل پر دم لینے کے لئے رُکتے رہے ان جہازوں میں طرح طرح کا سامان تجارت آتا تھا اور ان ساحلوں سے یہ جہاز جنوبی ہند کا خام مال لے جاتے تھے۔ یہ جہاز لوگوں کی ضرورت کا سامان ہی نہیں پہنچاتے تھے۔ بلکہ ساحل مالابار پر بسنے والی قوموں کو سمندر پار کی ان دیکھی دنیاؤں کا حال بھی سناتے رہتے تھے۔ اسی زمانے میں مالابار کے لوگوں نے ایک شام عجیب و غریب واقعہ دیکھا۔ بس لمحہ بھر کے لئے نیلے آسمان پر روشنی کی ایک لکیر سی اُبھری اور سارا چاند دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اور بس لمحہ بھر بعد ہی اس کے یہ دونوں حصے پہلے کی طرح آپس میں مل گئے۔ اس حیرت انگیز عجیب و غریب واقعہ کو دیکھکر مالابار کے راجہ چیرامن پیرومل کو بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے سرکاری واقعہ نگاروں کو بلاکر اسی وقت سن اور تاریخ کی پابندی کے ساتھ اس واقعہ کو سرکاری روزنامچہ یا پستک میں درج کرادیا۔ اس کے بعد وہ برابر اس کا سبب معلوم کرنے کی ٹوہ میں رہا۔

کئی برس گزر گئے۔ ایک روشن صبح کو مغربی سمت سے آنیوالا ایک بہت بڑا تجارتی جہاز مالابار کے ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ اس جہاز کے تاجروں کو رواج کے مطابق راجہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان تاجروں نے اپنے ملک کے حالات بتاتے ہوئے اسے یہ بھی اطلاع دی کہ وہ عرب کے مسلمان ہیں۔ ایک خدا اور اس کے رسولؐ کے ماننے والے ہیں۔ چیرامن بڑے اشتیاق سے ان نئی معلومات کو سنتا رہا۔ اور دل ہی دل میں وہ ان تاجروں کی بات کا قائل ہوتا چلا گیا۔ اسی گفتگو کے دوران ان تاجروں نے رسول عربیؐ کے کچھ معجزے بھی سنائے۔ جس میں شق القمر کے معجزے کا ذکر بھی تھا۔

مالابار کے نیک نفس راجہ چیرامن پیرومل کو برسوں کا وہ واقعہ یاد آگیا۔ جب آسمان پر ایک تیز روشنی کی لکیر نمودار ہوئی تھی اور چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا تھا۔ اس نے ان تاجروں کے بیان کی تصدیق کی اور قدیم پُستک نکال کر تاجروں کو دکھائی۔ کہ اس واقعہ کو ہم نے بھی دیکھا تھا اور اسے اپنے روزنامچہ میں درج بھی کرادیا تھا۔

مسلمان تاجروں سے اس ملاقات نے راجہ کے خیالات پر بڑا گہرا اثر ڈالا اور وہ بہت جلد ۲۷ھ میں اس ان دیکھے اللہ کے رسولؐ پر ایمان لے آیا"۔

(۶ اپریل ۱۹۶۳ء)

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

درخواستِ دُعا

میرے دوست مرزا عبد اللطیف صاحب ایبٹ آباد کی اہلیہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ نیز میری بہن کا سامان چوری ہوگیا تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مل گیا ہے لیکن مقدمہ اب عدالت میں ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(رفیق احمد اختر ابن کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب)

جامعہ نصرت برائے خواتین، ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

محترمہ بیگم وقار النساء نون صاحبہ کا طالبات سے خطاب

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۵ء کو جامعہ نصرت کا تیسرا سالانہ کانووکیشن منعقد ہوا۔ مکرمہ محترمہ بیگم وقار النساء نون صاحبہ چیرمین ریڈ کراس سوسائٹی مغربی پاکستان و پریذیڈنٹ سوشل ویلفیئر کونسل نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پینتالیس گریجوایٹ طالبات نے ڈگریاں حاصل کیں اور چھپن طالبات کو ایف۔ اے کے سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

ساڑھے دس بجے کانووکیشن کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترمہ بیگم نون صاحبہ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مکرمہ پرنسپل صاحبہ نے ڈگری اور ایف۔ اے کی طالبات کو اسناد عطا کیں۔

پھر انہوں نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں کالج کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اور کالج کے نتائج۔ عمارت میں اضافہ اور لائبریری کی توسیع۔ ہوسٹل۔ کھیلیں۔ مختلف سوسائیٹیز کی سال بھر کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

کالج کی رپورٹ سنانے کے بعد پرنسپل صاحبہ نے بی۔ اے اور ایف۔ اے کی کامیاب طالبات میں دینیات کی اسناد تقسیم کیں۔

ازاں بعد محترمہ بیگم نون صاحبہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ انعامات میں ایک طلائی تمغہ بی۔ اے میں اوّل آنے پر مس قانتہ شاہدہ کو عطا کیا گیا۔

بورڈ اور یونیورسٹی کی والی بال ٹیموں کو ٹرائیاں دی گئیں اور دو طالبات کو بورڈ کی طرف سے ارسال کردہ پچاس پچاس روپے کے بانڈز اور سرٹیفکیٹ جنرل نالج ٹیسٹ میں اور انگریزی جواب مضمون میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر عطا کئے گئے۔ بیشتر انعامات طالبات کو تعلیمی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی پر عطا کئے گئے۔

انعامات تقسیم کرنے کے بعد بیگم وقار النساء نون صاحبہ نے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کیا اور تعلیمی میدان میں جامعہ نصرت کی شاندار کامیابیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا:۔

"پاکستان کو ایسے افراد کی اشد ضرورت ہے جو اعلیٰ تربیت اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے دوسروں کو مستفید کریں۔ ایک انسان کے لئے اس کی زندگی میں علم حاصل کرنا سب سے بڑا عطیہ ہے۔ کیونکہ علم مادی دولت سے زیادہ قیمتی ہے۔ دولت تباہ ہوسکتی ہے لیکن علم ہمارے ساتھ رہتا ہے۔ علم ایک ایسا جاری چشمہ ہے جس کے طفیل ہم عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دے سکتے ہیں۔ پاکستان میں اعلیٰ علم و ہنر کے مواقع ابھی تک آسان نہیں ہوئے حالانکہ ملک میں ان کی مانگ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

آپ خوش قسمت ہیں جو علم کے خزانے سے بہرہ ور ہوئی ہیں۔ میں آپ سب کو عمل کی دعوت دیتی ہوں۔ بعض پیشے ایسے ہیں جن میں خواتین کی اشد ضرورت ہے۔ ملک کی اعلیٰ تربیت یافتہ خواتین کو دیہی علاقوں میں پھیل جانا چاہیئے۔ اور ہسپتالوں اور مریضوں کی حالت کو اپنی خدمات سے بہتر بنانا چاہیئے"۔

آپ نے مزید فرمایا:۔

"پرائمری اور ثانوی تعلیم کا معیار بلند کرنے کے لئے اعلیٰ تعلیمیافتہ اور تربیت یافتہ خواتین کو پرائمری اور ثانوی سکولوں میں استانیوں کے عہدے سنبھالنے چاہئیں۔ تا ملک میں تعلیم کا معیار بلند ہو۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کو لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے سکولوں میں کام کرنا چاہیئے۔ تعلیمیافتہ خواتین کی خدمات حاصل کر کے ہی ہم پرائمری اور ثانوی سکولوں اور یونیورسٹیوں کے معیار تعلیم کو بلند کرسکتے ہیں"۔

ثقافتی ورثہ کے بارہ میں آپ نے کہا کہ:۔

"دوسری اقوام کی ثقافت کے غیر ضروری حصوں کو ہرگز اپنانا نہیں چاہیئے۔ البتہ ان کی اچھی اخلاقی اور عمدہ روایات پر نظر رکھنی چاہیئے اگر ہم اپنے قومی ثقافتی ورثہ کو نظر انداز کر دیں گے تو ہم اپنی اصلیت سے محروم ہوجائیں گے۔ نہ صرف دوسروں کی خوبیاں اپنے اندر سمو نہیں سکیں گے بلکہ اپنی خوبیاں بھی کھودیں گے"۔

قومی ترانہ اور معزز مہمان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد جلسہ تقسیم اسناد و انعامات اختتام پذیر ہوا۔

بعد ازاں بیگم صاحبہ موصوفہ صدر لجنہ اماء اللہ محترمہ سیدہ ام متین صاحبہ کے ہمراہ انڈسٹریل سکول میں تشریف لے گئیں۔ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی گئی۔

پھر آپ نے جامعہ نصرت ہوسٹل کیفیٹیریا اور جیوگرافی روم میں ترتیب دی ہوئی نمائش دیکھی۔ طالبات کے فینسی ڈریس سے آپ بہت محظوظ ہوئیں۔

فضل عمر ہسپتال دیکھنے کے بعد آپ تقریباً اڑھائی بجے واپس لاہور تشریف لے گئیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۷۳:۔ میں نور جان زوجہ عبدالرحیم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۶۰ ج ب۔ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ چار صد روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میرا زیور کوئی نہیں میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نشان انگوٹھا نور جان۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۶۷۴:۔ میں وزیر بیگم زوجہ سید فیض محمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور کانٹے طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمت ۲۰۰/- روپے کل میزان ۷۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو میرا ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز آمد کی کمی بیشی پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس کے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰۰/- روپے ہے جو میرا بیٹا مجھے اپنے اخراجات دیتا ہے اس کا حصہ آمد ۱/۱۰ حصہ ۱۰/- روپے ماہوار بھی ادا کرتی رہوں گی۔ مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۷۰/- روپے اور ۱۰/- روپے حصہ آمد اور کل ۸۰/- روپے نقد ادا کرتی ہوں وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامۃ نشان انگوٹھا وزیر بیگم۔ گواہ شد محمد اقبال حسین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ گواہ شد۔ سید فیض محمد شاہ خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۶۷۵:۔ میں امۃ المتین زوجہ خان رشید احمد خان قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بابت حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیورات طلائی ۱۳ عدد چوڑیاں دو کڑے دو جوڑی انگوٹھیاں ۵ عدد ہار ۲ عدد ٹیکہ ایک عدد کل وزن زیورات ۲۲ تولے قیمت ۶۰۰۰/- نقد بصورت بانڈ ۱۵۰/- روپے کل وزن ۶۴۵۰/- روپیہ۔ الامۃ امۃ المتین گواہ شد احسان الحق خان گواہ شد۔ امین الحق خان

نوٹ:۔ میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد رشید الحق خان۔ گواہ شد عبدالرحمن بقلم خود۔ گواہ شد فیض الحق خان۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۸ راپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار عبدالرشید خان لائن سپرنٹنڈنٹ پسر عبدالعزیز خان جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ جو کہ شیخ محمد حسین خان صاحب سابق صدر محلہ دارالفضل قادیان کا پوتا ہے کا نکاح ناصرہ شاہین بنت ملک ظہیر محمد صاحب ریٹائرڈ صوبیدار بیجر ۶ بل روڈ لاہور سے تین ہزار روپیہ حق مہر پر مولوی مبارک احمد جمیل صاحب نے قبل از نماز مغرب پڑھا۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار۔ عبدالعزیز خان ریڈر جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ

آپ کوئی بھی ہوں

کہیں بھی ہوں

کچھ بھی پس انداز کریں

آپ کے لئے
پوسٹ آفس سیونگ بینک
میں ساری سہولتیں موجود ہیں

آپ کم سے کم ۲ روپے سے اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ اور ایک روپیہ تک نکلوا سکتے ہیں۔ پاس بک کے ذریعے روپیہ نکلوانے یا جمع کرانے میں محض چند منٹ لگتے ہیں جو رقم آپ جمع کراتے ہیں اس پر ڈھائی فیصدی سالانہ منافع دیا جاتا ہے اور یہ منافع آپ کے حساب میں جمع کر دیا جاتا ہے۔

آپ اپنے ہیڈ پوسٹ آفس کے حلقے میں
کسی بھی ڈاکخانہ سے روپیہ نکلوا سکتے ہیں

پوسٹ آفس
سیونگ بینک

DFP-1/65 Cresent

دو مفید حوالے

از مکرم عزیز الرحمن صاحب منگلا مربی

(۱) تفسیر ابن جریر میں علامہ ابوجعفر محمد بن جریر الطبری رح لکھتے ہیں:۔
ان الرسل من بنی اٰدم لا ینزلون من السماء
ترجمہ۔ یقیناً نسل آدم میں سے پیدا ہونے والے رسول آسمان سے کبھی نہیں اترتے
(تفسیر ابن جریر سورۃ یاسین پارہ ۲۳ زیر آیت وما انزلنا علیٰ قومہ الآیۃ)
اس حوالہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نہ آسمان پر گئے۔ نہ آسمان سے اتریں گے کیونکہ وہ بہرحال بنی آدم میں سے ہیں۔

(۲) بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر قرآنی آیات بطور الہام کیوں نازل ہوئیں۔ حالانکہ امت محمدیہ میں سینکڑوں اللہ تعالیٰ کے ایسے پاک بندے پیدا ہوتے رہے جن پر آیات قرآنیہ بطور الہام نازل ہوئیں۔
پچھلے دنوں پاکستان کے مشہور روزنامہ "امروز" کے اشاعت اسلام" کے ایڈیشن میں جو ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء کو شائع ہوا ہے۔
حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رح کی خود نوشت سوانح کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ کے دو الہام بھی شائع ہوئے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔
(۱) اگرچہ میرا اصل نام عبدالرحمن تھا لیکن میں عبداللہ کے نام سے مشہور رہا۔ مجھے بارہا الہام ہوا۔ "پس ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی۔ اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔" فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین۔
(۲) اور ایسا ہی ایک اور الہام ہوا:۔
"بے شک ہم ان مجرموں سے انتقام لیں گے۔ (انا من المجرمین منتقمون)
(روزنامہ امروز اشاعت اسلام ایڈیشن ۱۲ مارچ ۱۹۶۵ء)
یہ دونوں الہام آیات قرآنیہ میں سے ہیں

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب ۸ ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۹ اپریل ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک بوقت دو بجے دوپہر بعمر قریباً ۶۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ اور اسی وقت سے قیام پاکستان تک التزام کے ساتھ جلسہ سالانہ پر قادیان جاتی رہیں۔ آپ موصیہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ ان کا جنازہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ء کو بذریعہ ایمبولنس لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی اور بعد ازاں نعش کو بہشتی مقبرہ لے جا کر قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔
عبدالسلام اختر کراچی

ضرورت مالی

جامعہ احمدیہ میں ایک مالی کی ضرورت ہے جو پھولوں کے کام سے اچھی طرح واقف ہو۔ یہ مستقل اسامی ہے۔ احباب فوری طور پر اپنی درخواستیں میرے نام ارسال فرما دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و حسب قواعد ہوگی۔
پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

دعائے نعم البدل

میرے بڑے بھائی عبدالرشید صاحب نائب انویسٹیگیشن آفیسر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان شجاع آباد ضلع ملتان کی بچی مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۴ء کو ۱۱½ بجے دوپہر پیدائش کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
احباب دعائے نعم البدل فرمائیں نیز محترمہ بھاوجہ صاحبہ کی کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
عبدالباری قیوم واقف زندگی
جامعہ احمدیہ ربوہ

مکرمہ بیگم فیروز خان نون کی دفتر لجنہ اماء اللہ میں تشریف آوری

جامعہ نصرت کی سالانہ کانووکیشن کے لئے جب مکرمہ بیگم فیروز خان نون ۱۱ اپریل کو تشریف لائی تھیں اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ان کے اعزاز میں ایک چائے کی پارٹی کا اہتمام دفتر لجنہ اماء اللہ کی لان میں کیا۔ جس میں انہیں لجنہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کی کارکنات سے متعارف کیا گیا۔ ربوہ کی دیگر معزز خواتین نے بھی اس میں شرکت کی۔ آخر میں مکرمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے مخصوص لٹریچر کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط اور اندرون پاکستان و بیرون پاکستان کی لجنات کی سالانہ رپورٹس کی کاپیاں اور مصباح کے سالانہ نمبر بطور تحفہ پیش کئے گئے۔
(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ولادت

(۱) میرے بھائی مبارک احمد صاحب فاضل بی ایس سی ٹیچر احمدیہ سیکنڈری سکول بو (؟) سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے ۹ اپریل ۱۹۶۵ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کا پوتا اور میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز کرے۔ نیک اور خادم دین بنائے آمین۔
بشارت احمد علی تحریک جدید کوارٹرز ربوہ

(۲) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم سے خاکسار کو ۳۱ جنوری ۱۹۶۵ء فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منصور احمد نام رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔
ڈاکٹر بشیر احمد ایجنسی سرجن کرم دیلی پاڑہ چنار

نظارت تعلیم کے اعلانات

پی۔ ایم۔ اے لانگ کورس

شرائط۔ الف۔ اے ایف۔ ایس۔ سی۔ عمر ۴/۳/۶۵ کو ۱۷ تا ۲۲
درخواستیں ۳۰/۴/۶۵ تک۔ فارم دفتر کالج سے (پ۔ ٹ ۱۱/۴/۶۵)

ٹیلیفون اوپریٹرس و کلرکس

امتحان مقابلہ ۲۳/۵/۶۵ کو راولپنڈی میں۔ مجوزہ فارم۔ سنٹرل ٹیلیگراف آفس، راولپنڈی مری ایبٹ آباد و کیمبل پور سے ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بنام ڈویژنل انجینئر ٹیلیفونز راولپنڈی بھیج کر۔ درخواستیں ۵/۵/۶۵ تک
شرائط۔ میٹرک۔ عمر ۲۳/۵/۶۵ کو ۱۷ تا ۲۵
(پ۔ ٹ ۱۳/۴/۶۵) (ناظر تعلیم ربوہ)

دی انڈسٹریل اینڈ کمرشل ڈیولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

— (انڈر لیکوڈیشن) —

کمپنی ہذا کا غیر معمولی جنرل اجلاس مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دوپہر کمپنی کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل خاص ریزولیوشن پاس ہوا۔
"Resolved that the Company be wound up voluntarily and Choudhri Ghulam Murtaza, Bar-at-Law of Rabawah, be and hereby appointed as Honorary liquadator of the Company for the purpose of such winding up."

تم دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے اپنے اندر دیوانوں جیسا جوش پیدا کرو

سب سے مقدم اس فرض کو سمجھو کہ ہم نے ہی دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۱ اگست ۱۹۲۲ء کو درس قرآن مجید کے اختتام پر ایک پر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ اس میں حضور نے فرمایا:-

"اس بات کو اپنے تمام کاموں میں مدنظر رکھو جیسا کہ آپ لوگوں نے درس میں کئی بار سنا ہے کہ کوئی جماعت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ اب جب تم واپس جاؤ تو جا کر سستیاں اور کوتاہیاں چھوڑ دو اور پوری کوشش اور ہمت سے اشاعت احمدیت میں لگ جاؤ۔ میں تو جب یہ خیال کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو تیس سال کے قریب ہو گئے مگر ابھی تک ہماری جماعت کو لوگوں میں چوہڑوں جیسی حیثیت بھی حاصل نہیں ہوئی۔ تو مجھے جنون سا ہونے لگتا ہے۔ نہ معلوم اوروں کی کیا حالت ہوگی مگر مجھے تو اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں کیا آپ لوگوں کو اسی طرح غافل رہنا چاہیئے جس طرح اب تک غافل رہے ہو۔ اگر تم ترقی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کے انعام کے وارث بننا چاہتے ہو تو قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ اور دین کے مقابلہ میں کسی بات کی پرواہ نہ کرو۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے۔ اس وقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہ احسان مجھے ہمیشہ یاد رہتا ہے اور اس سے مجھے بڑا سرور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اس وقت خیال آیا کہ اب کیا ہوگا لیکن اسی وقت میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے جسد اطہر کے قریب کھڑے ہو کر عہد کیا کہ اگر سارے لوگ بھی احمدیت سے پھر گئے تو میں اکیلا اس کو پھیلاؤں گا۔ اور کسی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہ کروں گا۔ پس جب تک ہماری جماعت کا ہر فرد یہ ذمہ داری نہ سمجھے۔ اس میں پورا جوش نہیں پیدا ہو سکتا کہ دین کا بوجھ اس کے ذمہ ہے۔ اور دین کی اشاعت اسی کا فرض ہے۔ دیکھو لوگ گزری چیز اٹھانے کے لئے دوسرے کو کہتے ہیں اور اچھی چیز کے متعلق ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ میں اٹھاؤں۔ پھر اسلام سے بڑھ کر پاک اور اعلیٰ چیز اور کیا ہو سکتی ہے۔ پس اشاعتِ اسلام کے متعلق یہ مت سمجھو کہ خلیفہ کا کام ہے ہر شخص خدا کے حضور خلیفہ ہے اور ہر شخص اسلام کے لئے ذمہ دار ہے۔ پس تم اس کو پھیلانے کے لئے دیوانوں جیسا جوش پیدا کرو اور سب سے مقدم اس فرض کو سمجھو۔ دیکھو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دولت نہ کما سکتے تھے۔ آپ کو کمانے کا ایسا طریق آتا تھا کہ آپ دو ہی دفعہ تجارت کے لئے گئے اور حضرت خدیجہؓ اعلیٰ درجہ کی امیر ہو گئیں۔ پھر انھوں نے اپنا سارا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سپرد کر دیا اگر آپ چاہتے تو اس مال کے ذریعہ تجارت کر کے عرب میں سب سے زیادہ مالدار بن جاتے۔ مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہر وقت اور ہر گھڑی دین کی اشاعت میں صرف کیا کرتے تھے اس سے بظاہر کیا فائدہ تھا جو آپ حاصل کر رہے تھے۔ ادھر منافق آپ کو تکالیف پہنچانے میں لگے رہتے۔ ادھر کافر دکھ دینے میں کمی نہ کرتے تھے۔ کوئی ادھر سے حملہ کرتا۔ کوئی ادھر سے۔ مگر آپ کا یہ حال تھا کہ مال و دولت کے حاصل ہونے پر بھی آپ خالی ہاتھ گھر چلے جاتے۔ حنین میں ہی بعض اعراب نے آپ کے گلے میں پٹکے ڈال کر کہا کہ ہمیں مال دو۔ اس پر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ ساری وادی بھی دولت کی ہوتی تو میں تم کو دے دیتا اب میرے پاس کچھ نہیں کہ میں تمہیں دوں۔

یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔ وہ کیا چیز تھی جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تڑپ لگی ہوتی تھی۔ آپ مال نہیں چاہتے تھے۔ حکومت کے خواہش مند نہیں تھے۔ آپ کو جس بات کی تڑپ تھی وہ یہی تھی کہ لوگ خدا تعالیٰ کو مان لیں اور خدا کے ہو جائیں۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ سناتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب بیت الدعا میں دعا مانگ رہے تھے۔ اس کے قریب ہی مولوی صاحب کا کمرہ تھا۔ انہوں نے سنا کہ حضرت صاحب دعا میں اس طرح کراہ رہے تھے جس طرح دردِ زہ میں عورت کراہتی ہے۔ مولوی صاحب نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ آپ کہہ رہے تھے۔ اے خدا اگر سب لوگ ہلاک ہو گئے تو تیرا نام لینے والے کون ہوں گے۔ یہ وہ دن تھے جب طاعون کثرت سے پھیلی ہوئی تھی۔ تو ان کی ایک ہی غرض تھی کہ لوگ ہدایت پا جائیں۔ ان سے تعلق رکھنے والوں کی بھی یہی غرض ہونی چاہیئے کہ لوگ ہدایت پائیں۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کے دو ہی کام فرمائے ہیں یا تو یہ کام کرتے کرتے مر جائیں گے یا مار دیں گے۔ اگر دلیل سے مارنا ہے تو دلیل سے مار دیں گے۔

پس تمہارا فرض ہے کہ خدا کے دین کی اشاعت میں لگے رہو۔ اور کسی وقت اس کو نظر انداز نہ ہونے دو۔"

(الفضل، ستمبر ۱۹۲۲ء)

رن کچھ میں پاکستانی فوج سے مقابلہ میں بھارت کی پوری کمپنی کا صفایا

بھارتی فوج بیار بیٹ کے علاقہ میں بہت سا اسلحہ چھوڑ کر فرار ہو گئی

کراچی ۲۸ اپریل۔ پاکستان نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر بھارتی طیاروں نے اب پاکستان یا رن کچھ کے متنازعہ علاقہ پر پرواز کی تو انھیں مار گرایا جائے گا۔ پاکستان میں مقیم بھارتی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ میں طلب کیا گیا اور انھیں بتایا گیا کہ بھارتی طیارے بار بار احتجاج کے باوجود رن کچھ کے علاقے پر پرواز کر رہے ہیں۔

ادھر پاکستان کی وزارت دفاع کے ایک ترجمان نے آل انڈیا ریڈیو کی اس اطلاع کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے کہ اتوار کے روز بیار بیٹ کے قریب لڑائی میں پاکستانی فوج کے چھ ٹینک تباہ کر دیئے گئے تھے۔ ترجمان نے کہا کہ یہ علیحدہ بات ہے کہ تباہ ہونے والے ٹینک خود بھارت کے ہوں

پاکستان کے ترجمان نے اتوار کی لڑائی کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ بیار بیٹ کے علاقہ پر بھارتی فوج کا حملہ بڑی کامیابی سے پسپا کر دیا گیا۔ بھارتی فوج اس علاقے سے انتہائی سراسیمگی اور افراتفری کے عالم میں فرار ہوئی اور جاتی ہوئی اپنا بہت سا اسلحہ اور گولہ بارود بھی وہیں چھوڑ گئی جس پر پاکستانی فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اتوار کے روز رن کچھ میں بھارت کی ایک پوری کمپنی کام آئی ہے اور فریقین میں اب بھی جنگ ہو رہی ہے۔

شادی کی تقاریب!

۱۔ مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۵ء بروز اتوار ہادی احمد خان صاحب ابن مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم انچارج اصلاح وارشاد مقامی اور ثروت اسلم صاحبہ بنت مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح دسمبر ۶۴ء میں ہوا تھا۔ ۲ بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے دعا کرانے کے بعد بارات مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم کے مکان واقعہ دار الرحمت وسطی سے روانہ ہو کر مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب کے مکان واقعہ دار الصدر غربی پہنچی جہاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی زیر صدارت تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ مورخہ ۲۶ اپریل کو مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض دیگر احباب شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

۲۔ مورخہ ۲۶ اپریل کو ہادی احمد خان صاحب کی دعوت ولیمہ کے معاً بعد جمیلہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح عبدالمجید صاحب اوورسیئر ایم ای ایس ابن بابو نور محمد صاحب علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ کے ساتھ دسمبر ۱۹۶۴ء میں ہوا تھا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ مورخہ ۲۷ اپریل کو دعوتِ ولیمہ ہوئی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو متعلقہ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴